حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت | نام نامی اسم گرامی "غلام حبیب" ہے۔ احقر نے آپ کی تاریخ ولادت درج ذیل جملوں میں نکالی ہے :-

(۱) مولانا غلام حبیب صاحب : ۱۳۲۲ھ (۲) ہادی و راہبر غلام حبیب کرڈھی میں پیدا ہوئے : ۱۹۰۶ء

(۳) پیر غلام حبیب فردِ فرید ہوئے : ۱۹۰۶ء

مولد و مسکن | آپ کا آبائی وطن موضع کدرڈھی وادی سون سکیسر ضلع خوشاب ہے۔ وادی سون سکیسر اپنی مردم خیزی، پر لطف مناظر اور موسم کی خوشگواری کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ بائیس ۲۲ گاؤں پر مشتمل یہ علاقہ ہزاروں علماء و حفاظ کرام کا مولد و مسکن ثابت ہوا ہے۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ موسم گرما گذارنے موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسمٰعیل خان) سے یہاں تشریف لاتے تھے جس سے علاقہ میں ذکر و مراقبہ کی فضا عام ہوئی۔

سلسلۂ نسب | آپ کے والد ماجد کا نام غلام محی الدین بن قائم الدین بن رکن الدین ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب محمد بن حنفیہؒ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد حجاز سے براستہ ہرات، کالا باغ اور وادی سون میں آباد ہوئے اور "اعوان" مشہور ہیں۔

اساتذہ | آپ کے اساتذہ میں قاری قمر الدین صاحبؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا سید امیر صاحبؒ، رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ قابلِ ذکر ہیں۔

تحصیل سلوک | آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ (اکوڑہ خٹک) کے پیر بھائی ہیں یہ دونوں حضرات حضرت امام العلماء والصلحاء خواجہ محمد عبد المالک صدیقیؒ (خانیوال) کے مرید و خلیفہ ہوئے ہیں۔ آپ اپنے چچا زاد بھائی حضرت مولانا سید امیر صاحبؒ شیخ الحدیث ڈلوال کے مشورہ سے حضرت صدیقی نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوئے اور نقشبندی سلوک طے کیا۔ ۲۹ شعبان ۱۳۵۲ھ کو حضرت صدیقیؒ نے موصوف کو اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور تکمیلِ سلوک کی اطلاع کی۔ حضرت فضل علی قریشیؒ آپ کی علو استعداد سے خوش ہوئے اور اپنی طرف سے سندِ خلافت عطا فرمائی۔

حلیہ مبارک کشادہ پیشانی، سرخ و سپید رنگت جیسے میدے میں سندھور کو ندھ کر بنایا گیا ہو، آنکھوں میں بلا کی چمک جیسے موتی جڑے ہوئے ہوں ستواں ناک، عناب کی طرح سرخ ہونٹ، وجیہ الصورت، سڈول و متوازن جسم، طویل القامت، بارعب پُر انوار چہرہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي کا مصداق تھا، جاذب نظر چہرہ اَلَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ کی گواہی دیتا تھا۔ آپ کے سراپا کی دلکشی کو الفاظ میں سمو دینا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

دینی خدمات حضرت موصوف رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے تبحرّ علمی کے ساتھ ساتھ دعوت وارشاد کا ملکہ بھی عطا فرمایا تھا، آپ کا اندازِ بیان جلالی ہوتا تھا، آواز میں قدرتی دبدبہ اور رعب تھا، آپ کی زبان مبارک سے علوم و معارف چھن چھن کر آتے، یوں محسوس ہوتا تھا کہ مضامین کے ستارے آسمان سے اتار کر لا رہے ہیں۔ تاثیر ایسی کہ بات دل میں اتر جاتی تھی۔ قرآن پاک پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ دورانِ بیان آیاتِ قرآنی اس روانی سے لاتے جیسے موتیوں کی مالا ٹوٹ پڑی ہو اور موتی تواتر سے گر رہے ہوں۔ علماء کرام آپ کے بیان سے بہت محظوظ ہوتے تھے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں کئی کئی روز قیام کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ آپ علماء اور طلباء میں وعظ کیا کریں۔

کافی عرصہ پرانی بات ہے کہ حاجی محمد رفیع (کپڑے والے) کے بیٹے حافظ محمد یوسف کی شادی تھی اور حضرت موصوفؒ کو نکاح پڑھانے کے لیے بلایا ہوا تھا۔ نکاح جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی جامع مسجد میں تھا حضرتؒ نے کھڑے ہو کر صفوں میں اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا، تھوڑی دیر اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد دائیں طرف کو جا کر ایک بزرگ کے پاس دوزانو بیٹھ گئے، دیکھنے والوں نے دیکھا کہ یہ بزرگ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تھے حضرتؒ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت بنوریؒ سے عرض کیا کہ نکاح آپ نے پڑھانا ہے اور نکاح سے قبل وعظ بھی فرمانا ہے، تو حضرت بنوریؒ انکار فرماتے رہے لیکن میرا اصرار جاری رہا۔ حضرت بنوری رحمہ اللہ نے اچانک فرمایا کہ "تجھ سے اچھا کون وعظ کر سکتا ہے" میرے منہ سے بے ساختہ نکلا: "آپ"، حضرت بنوری رحمہ اللہ خاموش ہو گئے اور پھر اس مجلس سے خطاب فرمایا۔

مدارس و مساجد کا قیام آپ کی زندگی کا اہم باب ہے۔ آپ نے اندرون و بیرون ملک جا بجا مساجد و مدارس قائم کیے۔ چکوال میں آپ کا قائم شدہ مدرسہ دارالعلوم حنفیہ پاکستان کے مشہور جامعات میں شمار ہوتا ہے، ماشاء اللہ دورۂ حدیث شریف تک اسباق پڑھائے جا رہے ہیں۔ چکوال شہر میں پانچ مسجدیں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمائیں اور ہر مسجد کے ساتھ مدرسہ بھی ہے۔ اللّٰھم زد فزد

دارالعلوم حنفیہ کی مسجد تو فنِ تعمیر میں اپنی مثال آپ ہے۔ برطانیہ کی تاریخی مسجد صدام حسین برمنگھم کا سنگِ بنیاد بھی آپؒ نے رکھا اور افتتاح بھی آپ نے کیا۔

دینی تحاریک ○ آپ کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ رہا ہے، اس ضمن میں اپنی جوانی میں بذاتِ خود

جمعیت کا کام کرتے رہے، دیڑھاپا آجانے کے بعد اپنے لائق فرزند مولانا عبدالرحمٰن قاسمی مدظلہ کو جمعیت کے کام پر لگایا۔ قائدِ جمعیت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے آپ کو خصوصی تعلق تھا۔

- ۱۹۵۳ء کی تحریک ختمِ نبوت میں آپ صفِ اول کے سپاہی تھے، آپ نے چکوال سے لوگوں کو منظم کرکے گرفتاریاں پیش کیں اور جیل میں روزانہ درسِ قرآن آپ کا معمول رہا، امامت بھی آپ ہی کراتے تھے۔
- ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفےٰ میں آپ اپنے صائب مشورے جمعیت کے کارکنوں کو دیتے تھے۔
- ۱۹۸۰ء میں مشائخ کانفرنس اسلام آباد میں آپ نے دو مرتبہ خطاب کیا۔
- عالمی ختمِ نبوت کانفرنس لندن میں آپ بطور مہمانِ خصوصی شریک ہوتے رہے۔
- پہلی یورپین اسلامی کانفرنس منعقدہ ویمبلے ہال لندن میں شرکت فرمائی۔
- پاکستان سٹیل مل کراچی کے افتتاح کے موقع پر آپ نے جنرل محمد ضیاء الحق شہید کی موجودگی میں مہمانِ خصوصی کے طور پر خطاب فرمایا جس میں لوہے کی مناسبت سے فرمایا کہ "مومن کو اپنے عزائم اور ارادوں میں مردِ آہن ہونا چاہیئے"۔
- جنرل محمد ضیاء الحق شہید کے طیارہ کے سانحہ پر آپ بہت غمگین ہوئے اور ضیاء مرحوم اور اس کے مسلمان ساتھیوں کے لیے دعاءِ مغفرت کی۔
- نومبر ۱۹۸۸ء کے الیکشن کے ضمن میں آپ نے عورت کی سربراہی کے خلاف بے شمار تقاریر کیں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو خوب کھول کر بیان کیا۔ احقر راقم الحروف نے حضرتؒ کے فرمان پر "عورت کی سربراہی کا مسئلہ" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی ہے۔
- پاکستان کی وزارتِ عظمیٰ پر خاتون کے براجمان ہو جانے پر آپ بڑے دُکھ کا اظہار فرمایا کرتے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے کہ "دین بیزاری کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتون کو بصورتِ عذاب مسلط کر دیا ہے، اس سے پوری دُنیا میں پاکستانی مسلمانوں کی ناک کٹ گئی ہے"۔
- الغرض کوئی دینی تحریک یا اہم جلسہ ایسا نہ ہوتا تھا جس کی رونق آپ نہ بنتے ہوں۔ مدارسِ عربیہ کے سالانہ جلسوں کی صدارت اور دستارِ فضیلت کی تقریب کے لیے آپ مدعو کیے جاتے تھے، مرضِ وفات سے چند یوم قبل بھی آپ مولانا فضل الرحمٰن احرار سلانوالی کے جلسہ دستار بندی میں تشریف لے گئے تھے، اس سفر سے واپسی پر آپ بیمار ہوئے اور صاحبِ فراش ہو گئے اور پونے چار ماہ کی علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کی خدمت | آپ تمام سلاسل میں مجاز تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ سے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں بہت کام لیا، لاکھوں کی تعداد میں لوگ آپ سے بیعت ہوئے، نقشبندی سلوک سیکھا اور کیفیاتِ صحیحہ حاصل کیں، آپ نے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مصر، انگلینڈ، فرانس، ری یونین، امریکہ، پانامہ، نیروبی، ماریشس، اٹلی، مڈغاسکر،

فیجی وغیرہ بائیس ممالک میں سلسلۂ عالیہ کا پیغام پہنچایا اور لوگوں کی رشد و ہدایت کا سبب بنے۔

حج وعمرے حضرتؒ نے پہلا حج ۱۹۳۴ء میں پڑھا تھا، اسی حج کے موقع پر آپ کو بہت سی بشارتیں ملی تھیں جن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ آپ کے ذریعے پوری دنیا میں سلسلہ کا فیض پھیلے گا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۹ء تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو متواتر حج نصیب فرمائے، جن میں سے کئی حجوں میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ بھی ہمراہ تھے۔ ایک حج میں امیر الحجاج حضرت موصوف تھے اور حضرت بنوریؒ بھی اس سفر میں شریک تھے، بحری جہاز کا سفر تھا اس سفر میں نماز با جماعت کے امام بھی آپ ہی ہوتے تھے اور درس قرآن بھی آپ ہی دیا کرتے تھے۔ جسٹس تنزیل الرحمٰن صاحب بھی اسی جہاز میں حج کو جا رہے تھے، یہ دوزانو بیٹھ کر درس سنا کرتے تھے۔

جس شخص نے کم و بیش اڑتالیس ۴۸ حج کیے ہوں اُس کے "عمروں" کا حساب لگانا بہت مشکل ہے تاہم ہر سال رمضان شریف میں عمرہ کے لیے جانا معمول تھا کسی شخص نے پوچھا: "حضرت! آپ نے کتنے حج و عمرے کیے ہیں؟" آپ نے اُلٹا سوال کر دیا: "آپ نے کتنی نمازیں پڑھی ہیں؟" اُس شخص نے جواب دیا "گنتی نہیں کی"۔ آپؒ نے فرمایا: "مَیں نے بھی گنتی نہیں کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں تو زہے قسمت۔"

علالت و سانحۂ ارتحال حضرت والا رحمہ اللہ مضبوط قوت ارادی کے مالک تھے، فرمایا کرتے تھے کہ "بڑھاپا احساس کمتری اور احساس کہتری کا نام ہے"۔ یہ جفاکشی آخر دم تک جاری رہی بنا سی ۸۷ برس کی عمر کے باوجود نشیب و روز کے سفر آپ کا معمول تھے۔

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ میں فرانس کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے، آپ کے ہمراہ صاحبزادہ حافظ عبد الرؤف صاحب سلمہٗ اور نواسہ حافظ عبد الشکور صاحب سلمہٗ تھے، یہ دونوں حضرات ری یونین میں ہر سال تراویح میں قرآن پاک سناتے ہیں۔ آخری عشرہ میں عمرہ کرکے یہ قافلہ واپس پاکستان آگیا، مئی کی آخری تاریخوں میں سلانوالی ضلع سرگودھا میں جلسہ کی صدارت کی، واپس آئے تو بیمار ہوگئے، بخار سے بہت زیادہ نقاہت ہوگئی۔ ذیابیطس کے عرصہ سے مریض تھے۔ سات روز بیمار رہنے کے بعد کچھ افاقہ ہوا تو پھر درس قرآن کا معمول شروع کر دیا، کمزوری اور پھر محنت، دوبارہ مرض کا حملہ ہوگیا جس نے پھر بستر سے اٹھنے نہیں دیا۔ ایک ماہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں بھی رہے لیکن ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آخر ۲ ستمبر ۱۹۸۹ء (بروز جمعرات) کو صبح نو بجکر اٹھارہ منٹ پر اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ کے مصداق "حبیب" اپنے محبوبِ حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احقر نے درج ذیل جملوں سے سالِ وصال اخذ کیا ہے:۔

(۱) قَالَ اللّٰہُ فِیْ کَلَامِہٖ (۲۸۳) یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ (۱۰۲۷) جمع ۱۴۱۰ھ

(۲) محبوب العارفین پیر غلام حبیب دام اقبالہٗ ۱۹۸۹ء

(۳) قدوۃ السالکین جناب مولانا غلام حبیب ۱۹۸۹ء

(۴) غلام حبیب علوی نقشبندی مجددی "عبدِ منیب" ہوئے ۱۹۸۹ء

وفات سے تھوڑی دیر پہلے | حضرت اقدس رحمہ اللہ کو قرآن کے ساتھ خاص شغف تھا چنانچہ وفات سے تھوڑی دیر پہلے آپ کے پاس بیٹھ کر صاحبزدگان نے مختلف رکوعات کی تلاوت شروع کر دی، سب سے آخر میں یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ والا رکوع پڑھا جا رہا تھا کہ حضرتؒ جنہے، اسی اثناء میں آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

جنازہ | آپ کی وفات کی خبر آناً فاناً اطراف واکناف میں پھیل گئی، شام ۵ بجے جنازہ اٹھانے کا اعلان تھا، پانچ بجے حضرتؒ کی اقامت گاہ کے آس پاس لوگوں کے "سر" ہی "سر" نظر آتے تھے، شہر میں ہُو کا عالم تھا ایسے لگتا تھا جیسے در و دیوار بھی اس اندوہناک حادثے کے غم میں شریک ہیں، جنازہ گورنمنٹ کالج چکوال کے ہاکی گراؤنڈ میں لے جایا گیا، چکوال کی تاریخ میں بینظیر جنازہ تھا جس میں اپنے پرائے سبھی شریک ہوئے، صاحبزادہ مولانا عبدالرحمٰن قاسمی صاحب مدظلہ نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے بعد آخری دیدار کرنے کے لیے لوگ پروانہ وار ٹوٹ پڑے، ہر کسی کی خواہش تھی کہ ایک جھلک دیکھ لے اور حضرتؒ ہنسے کہ ؎

ایں چنیں زی کہ بوقتِ مردن تو
ہمہ گریاں بودند و تو خنداں

کے مصداق اپنے چہرے پر ابدی مسکراہٹ جمائے سوئے ہوئے تھے اور متعلقین حضرتؒ کے فراق میں گریاں تھے۔

حضرتؒ کی وصیت کے مطابق تدفین کے لیے جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ کے دائیں طرف قبر بنوائی گئی تھی جب جنازہ مقررہ جگہ پر پہنچا تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا، نماز مغرب ادا کرنے کے بعد تدفین کا پروگرام تھا۔

ملفوظات وارشادات | ● فرمایا: یہ دنیا آرام گاہ نہیں ہے، سیر گاہ اور تماشا گاہ نہیں ہے —— یہ امتحان گاہ ہے ہم نے اسے چراگاہ بنا لیا ہے۔

● فرمایا: قرآن انسانیت کیلئے دستورِ حیات، ضابطۂ حیات ہے بلکہ آبِ حیات ہے۔

● فرمایا: انسان دنیا میں اللہ کا قائم مقام ہے، اس کا نائب اور اس کی صفات کا مظہر اتم ہے۔

● فرمایا: تیرے ہاتھ میں ہو قرآن، اور تو دنیا میں رہے پریشان اور دنیا میں رہے ناکام —؟ قرآن —— اپنے بارے کہتا ہے اعلان —— اے میرے ماننے والے مسلمان! تو پڑھ قرآن تاکہ تیرا رب کرے تیرا اکرام۔

● فرمایا: مسلمان لوہے کے چنے ہیں انہیں چبانا آسان کام نہیں۔

جہاں آرام کا نام آیا - آپ نے یونی فوم کو پایا

Stockist:

Yusaf Sons

Babu Bazar, Rawalpindi Saddar Phone: 66754-66933-66833

UNITED FOAM INDUSTRIES LTD

LAHORE—PAKISTAN
Tel: 431341, 431551